

حدیث ثقلین کی تحقیق (حصہ دوم)

<"xml encoding="UTF-8?">

ابلاغ عام کہ جس پر تاکید ہوئی ہے۔

حدیث ثقلین کو قطعی اور یقینی طور پر رسول اکرم (ص) نے متعدد مقامات پر مختلف اوقات میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا مقصد عام لوگوں تک اس کو پہنچانا اور امت مسلمہ پر تمام حجت کرنا ہے جن مواقع پر آنحضرت نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے ان میں سے ایک مقام عرفہ ہے۔

صاحب سنن ترمذی نے اس حدیث کو اسی تمام سندوں کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اکرم (ص) کو ایام حج میں میدان عرفہ میں دیکھا کہ آپ ایک قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ (1) اور خطبہ ارشاد فرمایا رہے تھے میں آپ کو ارشاد فرماتے سنا: ایہا الناس میں تمہارے درمیان ایک امانت چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر اس کو محفوظ رکھا تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے اور وہ کتاب خدا (قرآن) اور میری عترت کہ اہل عقل و فکر ہیں۔ (2)

اور منیٰ میں بھی حضرت نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ اس کو صاحب غیبتہ النعمانی نے اپنی کتاب میں اسناد کے ساتھ حریر بن عبد اللہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد عن آیہ عن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسجد حنیف میں رسول خدا (ص) نے خطبہ دیا۔ جس کے ضمن میں اس حدیث کو بیان کیا (3) اور فرمایا:

یقیناً میں (آخرت کی جانب) تم سے پہلے جارہا ہوں اور تم حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو گے وہ ایک ایسا حوض ہے جس کا عرض بصریٰ سے صنعا تک ہے اور اس پر رکھے ہوئے جام آسمانی ستاروں کے برابر ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ ۱۔ ثقل اکبر جو کہ قرآن ہے ۲۔ ثقل اصغر جو کہ میری عترت (طاہرہ) ہے یہ دونوں تمہارے اور خدا کے درمیان کھنچی ہوئی رسی کے مانند ہیں۔ لہذا ان دونوں سے متمسک رہے تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے اس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ (4)

دوسری وہ جگہ جہاں پر رسول اکرم (ص) نے حدیث ثقلین ارشاد فرمائی غدیر خم ہے۔ چنانچہ مستدرک حاکم وغیرا میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم (ص) حجۃ الوداع سے واپس پورے تھے تو غدیر خم میں منزل کی (اور لوگوں کو سائے میں جانے) کا حکم دیا: اور سائبانوں کے لئے خس و خاشاک اکھٹائے گئے (اور لوگ سائبانوں تلے جمع ہوئے)۔

اس وقت آپ نے فرمایا: گویا مجھے اس دنیا سے کوچ کا حکم مل چکا ہے اور میں نے اس پر لبیک کہہ دیا ہے (لہذا میری وصیت کو غور سے سنو)

بیشک میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں جن میں سے ایک دوسرے سے بزرگ ہے کتاب خدا (قرآن) اور میری عترت لہذا دھیان رکھو کہ کس طرح تم ان دونوں کے سلسلے میں میری مدد کرتے ہو۔

اور یہ دونوں ہر گز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ (روز قیامت) حوض کوثر پر مجھ سے

ملاقات کریں گے اس کے بعد فرمایا:

یقیناً خدا میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک کو پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی مولیٰ ہیں (5) مسلم نے صحیح (6) میں اور طبرنی نے معجم الکبیر (7) میں اور ان کے علاوہ دوسرے افراد نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

نبی اکرم نے جن مواقع پر حدیث ثقلین بیان فرمائی ہے ان میں سے ایک مدینہ منورہ ہے جب آپ سفر سے واپس آئے تھے۔

چنانچہ ابن مغازلی شافعی نیاپنی مناقب میں حاکم سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا (ص) سفر سے واپس آئے تو (آپ کے چہرے کا رنگ متغیر تھا اور آپ کریہ فرما رہے تھے اور اسی حالت میں آپ نے ایک بلیغ خطبہ دیا۔ اور فرمایا: اے لوگو! دو بہت قیمتی چیزیں تمہارے درمیان بطور جانشین چھوڑ کر جا رہا ہوں کتاب خدا (قرآن) اور میری عترت (8) یہ حدیث پیغمبر اسلام آخری خطبے میں بھی ذکر کی گئی ہے۔ ینابیع المودة میں جموینی نے امام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: نبی اکرم نے اپنے آخری خطبے میں (جس روز خدا تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کی) فرمایا: دو چیزوں کو تمہارے سپرد کر کے جا رہا ہوں اگر ان سے متسک رہے تو ہر گز گمراہ نہیں ہوگے کتاب خدا اور میری عترت۔ خدا وند مہربان و آگاہ نے مجھ سے وہ عہہ کیا ہے کہ یہ دونوں ہر گز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ قیامت کہ دن حوض کوثر مجھ سے ملاقات کریں گے۔ اس طرح سے پھر دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت کو ملا کر فرمایا ایسے (9) اس کے بعد انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا ایسے نہیں۔ لہذا ان دونوں سے متمسک رہو ان سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو (ورنہ) یقینی طور پر گمراہ ہو جاؤ گے۔۔۔ (10)

غیتہ النمانی (11) اور ارجح المطالب (12) میں اس حدیث کے مثل روایت کی گئی ہے۔ ان مواقع میں جہاں آپ نے حدیث ثقلین ارشاد فرمائی حالت بیماری بھی ہے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ چنانچہ ینابیع المودة میں (علامہ قندوزی) نے لکھا ہے کہ: ابن عقدہ نے عروۃ بن خارجہ کے طریقے سے جناب زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے (اس بیماری کی حالت میں جو وفات کا باعث بنی) سنا آپ نے فرمایا: (جبکہ آپ کا حجرہ مبارک اصحاب سے بھرا ہوا تھا) اے لوگو! عنقریب قبض روح کے بعد تمہارے درمیان سے چلا جاؤں گا ایک خاص بات کہنا چاہتا ہوں تاکہ تمہارے لئے حجت رہے۔

جان لو کہ۔ در حقیقت تمہارے درمیان اپنے خدا کی کتاب اور اپنی عترت کو بطور جانشین چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک کو پکڑ کر فرمایا: یہ علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے اور ان میں فاصلہ نہیں ہوگا یہاں تک کہ روز محشر حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔ اس وقت میں تم لوگوں سے سوال کروں گا کہ تم لوگوں نے ان دونوں کے بارے میں میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا (13)

حوالہ جات:

1. قصویٰ۔ تیز رفتاری کے باعث اس کو قصویٰ کیا جاتا تھا۔
2. سنن ترمذی جلد ۵ صفحہ ۳۲۷۔ ۳۲۸ شمارہ حدیث ۳۸۸۴
3. یہ بہت مشہور خطبہ ہے جو کہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا ہے۔
4. بصری شام کے ایک شہر کا نام ہے صنعایمن کا ایک قصبہ ہے۔ اور وازہ شام کا ایک گاؤں ہے۔
5. مستدرک الحاکم جلد ۳ صفحہ ۱۰۹ مسند نسائی۔ کتاب الخصائص صفحہ ۱۵۰
6. صحیح مسلم جلد ۵ صفحہ ۲۵ ش۔ ۲۴۰۸
7. المعجم الکبیر۔ ۵۔ صفحہ ۱۶۶۔ ۱۶۹ (ابن حجر نے صواعق محرقہ میں صفحہ ۲۳ پر درج کیا ہے) (طبع قاہرہ)
8. احقاق الحق جلد ۹ صفحہ ۳۵۵
9. المسجہ۔ انگشت شہادت
10. ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۷۔ ۱۱۶۔ طبع استانبول (ترکی)
11. غیتہ النمانی صفحہ ۲۳
12. ارجح المطالب صفحہ ۳۱۲ طبع الابور (پاکستان)
13. ینابیع المودۃ صفحہ ۳۸